

(میاں بیوی کے درمیان جائز اور ناجائز کام)

مؤلفہ

خیر خواہ اہلسنت مولانا شاہد بریلوی

بانی وسرپرست تحریک ویلکم ٹو اسلام برنلے ۔ لنکاشائر۔ یوکے

شادی شدہ افراد کے لیے ایک بے حد مفید اور کارآمد تحریر

شادی مبارک

(میاں بیوی کے درمیان جائز اور ناجائز کام)

مؤلفہ

خیر خواہ اہلسنت

مولانا شاہد بریلوی

بانی وسرپرست تحریک ویلکم ٹو اسلام

برنلے۔لنکاشائر۔یوکے

Maktaba-tul-Barailviyyah

Barailvi House 84-86 grey street

Burnley BB10 1BZ

Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com

Contact Number , Mobile and Whatsapp

00447853292843

کتاب کا نام	شادی مبارک
مؤلفہ	خیر خواہ اہلسنت مولانا شاہد بریلوی
تصدیق ونظر ثانی	علامہ محمد ریاض احمد سعیدی
	سابق مدرس و مفتی جامعہ قادریہ رضویہ
	سرگودھا روڈ فیصل آباد۔ پاکستان (1989 تا 2001)
صفحات	48
سن اشاعت	اپریل 2021
قیمت	

ملنے کا پتہ

Maktaba-tul-Barailviyyah

Barailvi House 84-86 grey street

Burnley BB10 1BZ

Email: khairkhaheahlesunnat@gmail.com

Contact Number , Mobile and Whatsapp

00447853292843

فہرست مضامین

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

آپ کو شادی خانہ آبادی بہت بہت مبارک ہو

بارك الله لك و بارك الله عليك و جمع بينكما فی خير

اللہ پاک آپ کو اور تمام مسلمانوں کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارك وسلم

میاں بیوی کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں اس کے بارے میں تفصیلی معلومات آپ کو دعوت اسلامی کے ''مکتبۃ المدینہ،، کی مطبوعہ کتاب"اسلامی شادی" میں مل جائے گی۔ نیز اس موضوع پر اکثر علماء کرام بیانات بھی فرماتے رہتے ہیں جس کی بدولت ہماری اکثریت اس بات کا کچھ نہ کچھ علم رکھتی ہے۔

میں نے اس کتاب ''شادی مبارک،، میں جس موضوع کا انتخاب کیا ہے وہ ہے ''میاں بیوی کے درمیان جائز اور ناجائز کام،، اس ٹاپک پر علماء کرام تو بالکل بھی بیانات نہیں کرتے اور امام صاحبان بھی اپنے گلی محلے میں ہونے والی شادی کے موقع پر دولہا کی دینی اور شرعی رہنمائی نہیں کرتے جس کی وجہ سے شادی کرنے والے مرد کو اس بات کا علم ہی

نہیں ہو پاتا کہ ہمبستری کا اسلامی طریقہ کیا ہے، بیوی کے ساتھ کون کون سے کام جائز ہیں اور کون کون سے ناجائز ہیں۔ تقریباً سبھی اپنی طبیعت کے مطابق بیوی کو استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ اکثر بیویاں ہر معاملے میں شوہر کی اطاعت ضروری سمجھ کر بہت سارے گناہوں میں شوہر کی برابر کی شریک بنی ہوتی ہیں جبکہ بعض بیویاں محض جہالت کی وجہ سے بعض جائز امور میں بھی شوہر کی نافرمانی کر کے گنہگار ہو رہی ہوتی ہیں۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے، مسلمانوں میں مقبول بنائے اور ہر مسلمان میاں بیوی کو گناہوں سے بچ کر شریعت کے مطابق اپنی شہوت کی تسکین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارك وسلم

پیشکش

دارالافتاء بریلویہ

خیرخواہ اہلسنت

مولانا شاہد بریلوی یو کے

24/7 واٹس اپ میسج سروس

00447853292843

ہمبستری (Sex) صرف بیوی یا باندی سے جائز ہے۔

اللہ پاک قرآن مجید کی سورت مومنون میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَۙ (5) اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ۔ (6)

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

تفسیر صراط الجنان میں ہے:

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ: وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت سے کامیابی حاصل کرنے والے اہلِ ایمان کا چوتھا وصف بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان والے زنا اور زنا کے اَسباب ولوازمات وغیرہ حرام کاموں سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں البتہ اگر وہ اپنی بیویوں اور شرعی باندیوں کے ساتھ جائز طریقے سے صحبت کریں تو اس میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔ (خازن، المؤمنون، تحت الآیۃ: 5-6، 3/320-321، ملخصاً)

شرمگاہ کی حفاظت کرنے کی فضیلت:

حدیث پاک میں زبان اور شرمگاہ کو حرام اور ممنوع کاموں سے بچانے پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص میرے لیے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا، میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، 4/240، الحدیث: 6474)

شرمگاہ کی شہوت کا علمی اور عملی علاج:

یاد رہے کہ شرمگاہ کی شہوت کو پورا کرنا انسانی فطرت کا تقاضا اور بے شمار فوائد حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، اگر اس تقاضے کو شریعت کے بتائے ہوئے جائز طریقے سے پورا کیا جائے تو یہ دنیا میں بہت بڑی نعمت اور آخرت میں ثواب حاصل ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اگر اسے ناجائز و حرام ذرائع سے پورا کیا جائے تو یہ دنیا میں بہت بڑی آفت اور قیامت کے دن جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب ہے، لہٰذا جو شخص اپنی خواہش کی تکمیل چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ اگر کسی عورت سے شرعی نکاح کر سکتا ہے تو نکاح کر لے تاکہ اسے اپنے لیے جائز ذریعہ مل جائے اور اگر وہ شرعی نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر روزے رکھ کر اپنے نفس کو مغلوب کرنے کی کوشش کرے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ ان تمام اَسباب اور مُحرِّکات سے بچنے کی بھی بھرپور کوشش کرے جن کی وجہ سے نفس کی اِس خواہش میں اضافہ ہوتا ہے، نیز ناجائز و حرام ذریعے سے اِس خواہش کو پورا کرنے پر قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ میں جن سزاؤں اور عذابات کا ذکر کیا گیا ہے ان کا بغور مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے نفس کی حفاظت کے لیے خوب دعائیں کرے۔

مشت زنی یعنی masturbation حرام ہے۔

فتاوٰی رضویہ جلد 22 میں ہے:

مسئلہ 58:

از گلگت چھاؤنی جونال مرسل سید محمد یوسف علی صاحب شعبان 1312ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زلخ لگانے کا اللہ پاک کیا گناہ فرماتا ہے؟ بینوا توجروا (بیان فرمائیں اجر پائیں)

الجواب:

یہ فعل ناپاک حرام وناجائز ہے اللہ جل وعلا نے اس حاجت کے پورا کرنے کو صرف زوجہ وکنیز شرعی بتائی ہیں اور صاف ارشاد فرمادیا ہے کہ:

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۔(القرآن الکریم 7/31)

جو اس کے سوا اور کوئی طریقہ ڈھونڈھے تو وہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔

حدیث میں ہے:

نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ ۔

جلق لگانے والے پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہے۔

(الحدیقہ الندیہ الصنف السابع من الاصناف التسعۃ، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد 2/491)

(الاسرار المرفوعۃ فی اخبار الموضوعۃ، حدیث نمبر 1022 دار الکتب العلمیہ بیروت صفحہ 257)

ہاں اگر کوئی شخص جوان تیز خواہش ہو کہ نہ زوجہ رکھتا ہو نہ شرعی کنیز اور جوش شہوت سخت مجبور کرے اور اس وقت کسی کام میں مشغول ہو جانے یا مردوں کے پاس جا بیٹھنے سے بھی دل نہ بٹے غرض کسی طرح وہ جوش کم نہ ہو یہاں تک کہ یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ اس

وقت اگر یہ فعل نہیں کرتا تو حرام میں گرفتار ہو جائے گا تو ایسی حالت میں زنا و لواطت سے بچنے کے لیے صرف بغرض تسکین شہوت نہ کہ بقصد تحصیل لذت و قضائے شہوت اگر یہ فعل واقع ہو تو امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤاخذہ نہ فرمائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ہی واجب ہے کہ اگر قدرت رکھتا ہو فوراً نکاح یا خریداری کنیز شرعی کی فکر کرے ورنہ سخت گنہ گار و مستحق لعنت ہو گا۔ یہ اجازت اس لیے نہ تھی کہ اس فعل ناپاک کی عادت ڈال لے اور بجائے طریقہ پسندیدہ خدا و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ و بارک وسلم) اسی پر قناعت کرے۔

طریقہ محمدیہ میں ہے:

اما الاستمناء فحرام الا عند شروط ثلثة ان یکون عزب وبه شبق و فرط شهوة (بحیث لو لم یفعل ذلك لحملته شدة الشهوة علی الزناء او اللواط والشرط الثالث ان یرید به تکسین الشهوة لا قضائها ۔(۱) اه مزیدا من شرحها الحدیقة الندیة۔

مشت زنی حرام ہے مگر تین شرائط کے ساتھ جواز کی گنجائش ہے:

(1) مجرد ہو اور غلبہ شہوت ہو،

(2) شہوت اس قدر غالب ہو کہ بدکاری زناء یا لونڈے بازی وغیرہ کا اندیشہ ہو،

(3) تیسری شرط یہ ہے کہ اس سے محض تسکین شہوت مقصود ہو نہ کہ حصول لذت۔

طریقہ محمدیہ کی عبارت مکمل ہوگئی جس میں اس کی شرح حدیقہ ندیہ سے کچھ اضافہ بھی شامل ہے۔

(۱) الطریقه محمدیه الصنف السابع من الاصناف التسعة الاستمناء بالید،
مکتبہ حنفیہ کوئٹہ 2/255)

(الحدیقه الندیه الصنف السابع من الاصناف التسعة الاستمناء بالید،

مکتبہ حنفیہ کوئٹہ 2/491)

تنویر الابصار میں ہے: یَکُوْنُ (ای) وَاجِبًا عِنْدَ التَّوْقَانِ۔

غلبہ شہوت کے وقت نکاح کرنا واجب ہے۔

(درمختار شرح تنویر الابصار کتاب النکاح مطبع مجتبائی دہلی 2/185)

ردالمحتار میں ہے:

قلت و کذا فیما یظھر لو کان لا یمکنه منع نفسه عن النظر المحرم او عن الاستمناء بالکف فیجب التزوج وان لم یخف الوقوع فی الزناء۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

میں کہتا ہوں اور اسی طرح کچھ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر حالت ایسی ہو کہ یہ اپنے آپ کو نظر حرام اور مشت زنی سے نہ روک سکے تو شادی کرنا واجب ہے۔ اگرچہ زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی بڑا عالم ہے۔

(ردالمحتار کتاب النکاح داراحیاء لتراث العربی بیروت)

نوٹ:

مشت زنی کے حوالے سے اوپر بیان کردہ احکام مرد و عورت دونوں کے لیے ہیں۔

ایک مسئلہ میں فرق ہے جسے بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں وہ یہ کہ شوہر اپنی بیوی کے جسم کے کسی بھی حصے پر عضو تناسل رگڑ کر انزال کر سکتا ہے چاہے وہ پستان ہوں یا ٹانگیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے نیز بیوی اپنے ہاتھ سے شوہر کے عضو تناسل کو پکڑ کر انزال بھی کرا سکتی ہے مگر شوہر کا اپنے ہاتھ سے بیوی کی شرمگاہ کو رگڑ کر انزال کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ ہاتھ کی بجائے عضو تناسل استعمال کر سکتا ہے جبکہ بیوی بعض اوقات مثلاً حیض کی حالت میں ہمبستری نہیں کر سکتی اسی لیے شریعت نے بیوی کو ہاتھ استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

بیوی سے ہمبستری صرف vagina یعنی اگلی شرمگاہ میں کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن مجید کی سورت بقرہ آیت نمبر 223 میں ارشاد فرماتا ہے کہ

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ۪ - فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۪ - وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ - وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ - وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں، تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

تفسیر صراط الجنان میں ہے:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ: تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں۔

عورتوں سے متعلق فرمایا کہ وہ تمہاری کھیتیاں ہیں یعنی عورتوں کی قربت سے نسل حاصل کرنے کا ارادہ کرو، نہ کہ صرف اپنی خواہش پوری کرنے کا۔ نیز عورت سے ہر طرح ہمبستری جائز ہے لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے کھڑے، بشرطیکہ صحبت اگلے مقام میں ہو کیونکہ یہی راستہ کھیتی یعنی اولاد کا ثمرہ حاصل کرنے کا ہے۔

{وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ: اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو۔}

اس سے مراد ہے کہ اعمال صالحہ کرو یا جماع سے قبل بسم اللہ پڑھو، نیز بیویوں میں مشغول ہو کر عبادات سے غافل نہ ہو جاؤ۔

اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھنے کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

’’اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے:

’’بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا‘‘

اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! عَزَّ وَجَلَّ ،ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔

پس (یہ دعا پڑھنے کے بعد صحبت کرنے سے) جو بچہ انہیں ملا اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(بخاری، کتاب الوضوء، باب التسمیۃ علی کلّ حال وعند الوقاع، 1/ 73، الحدیث: ۱۴۱)

بیوی کے ساتھ anal sex یعنی لواطت حرام ہے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 223 کی مزید تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ

یہود کہتے تھے کہ جب عورت سے مجامعت سامنے رخ کر کے نہ کی جائے اور حمل ٹھہر جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ان کی تردید میں یہ جملہ نازل ہوا کہ مرد کو اختیار ہے، ابن ابی حاتم میں ہے کہ یہودیوں نے یہی بات مسلمانوں سے بھی کہی تھی، ابن جریج فرماتے ہیں کہ آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اختیار دیا کہ خواہ سامنے سے آئے خواہ پیچھے سے لیکن جگہ ایک ہی رہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایک شخص نے پوچھا کہ ہم اپنی عورتوں کے پاس کیسے آئیں اور کیا چھوڑیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا وہ تیری کھیتی ہے جس طرح چاہو آؤ، ہاں اس کے منہ پر نہ مار، زیادہ برا نہ کہہ، اس سے

روٹھ کر الگ نہ ہو جا، ایک ہی گھر میں رہ۔ (احمد و سنن)

ابن ابی حاکم میں ہے کہ حمیر کے قبیلہ کے ایک آدمی نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال کیا کہ مجھے اپنی بیویوں سے زیادہ محبت ہے تو اس کے بارے میں احکام مجھے بتائے، اس پر یہ حکم نازل ہوا۔

مسند احمد میں ہے کہ چند انصاریوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ سوال کیا تھا۔

طحاوی کی کتاب ''مشکل الحدیث،، میں ہے ایک شخص نے اپنی بیوی سے الٹا کر کے مباشرت کی تھی، لوگوں نے اسے برا بھلا کہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن جریر میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن سابط حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس آئے اور کہا میں ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن شرم آتی ہے، فرمایا بھتیجے تم نہ شرماؤ اور جو پوچھنا ہو پوچھ لو، کہا فرمایئے عورتوں کے پیچھے کی طرف سے جماع کرنا جائز ہے؟ فرمایا سنو مجھ سے حضرت ام سلمہ نے فرمایا ہے کہ انصار عورتوں کو الٹا لٹایا کرتے تھے اور یہود کہتے تھے کہ اس طرح سے بچہ بھینگا ہوتا ہے، جب مہاجر مدینہ شریف آئے اور یہاں کی عورتوں سے ان کا نکاح ہوا اور انہوں نے بھی یہی کرنا چاہا تو ایک عورت نے اپنے خاوند کی بات نہ مانی اور کہا جب تک میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں یہ واقعہ بیان نہ کرلوں تیری بات نہ مانوں گی چنانچہ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی، ام سلمہ نے بٹھایا اور کہا ابھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آجائیں گے، جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آئے تو انصاریہ عورت شرمندگی کی وجہ سے نہ پوچھ سکی اور واپس چلی گئی لیکن ام المومنین نے آپ سے پوچھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: انصاریہ عورت کو بلالو، پھر یہ آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا جگہ ایک ہی ہو۔

.......صحیح حدیثیں بکثرت اس فعل کی حرمت پر وارد ہیں۔

ایک روایت میں ہے: لوگو! شرم وحیا کرو اللہ تعالیٰ حق بات فرمانے سے شرم نہیں کرتا۔عورت کے پاخانہ کی جگہ وطی نہ کرو۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس حرکت سے لوگوں کو منع فرمایا۔(مسند احمد)

اور روایت میں ہے کہ جو شخص کسی عورت یا مرد کے ساتھ یہ کام کرے اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نہیں دیکھے گا۔(ترمذی)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص یہ مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ کیا تو کفر کرنے کی بابت سوال کرتا ہے؟ ایک شخص نے آپ سے آکر کہا کہ میں نے آیت (اَنّٰی شِئۡتُمۡ) کا یہ مطلب سمجھا اور میں نے اس پر عمل کیا تو آپ ناراض ہوئے اور اسے برا بھلا کہا اور فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ خواہ کھڑے ہوکر، خواہ بیٹھ کر چت خواہ پٹ لیکن جگہ وہی ایک ہو۔

ایک اور مرفوع حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنی بیوی سے پاخانہ کی جگہ وطی کرے وہ چھوٹا لوطی ہے۔(مسند احمد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کفار کا کام ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بھی منقول ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔واللہ اعلم۔

ترمذی میں روایت ہے کہ ابوسلمہ بھی دبر کی وطی کو حرام بتاتے تھے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کا اپنی بیوی سے یہ کام کرنا کفر ہے۔(نسائی)

ایک مرفوع حدیث میں اس معنی کی مروی ہے لیکن زیادہ صحیح اس کا موقوف ہونا ہی ہے۔اور روایت میں ہے کہ یہ جگہ حرام ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب یہ بات پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا بڑا کمینہ وہ شخص ہے، دیکھو قرآن میں ہے کہ لوطیوں سے کہا گیا تم وہ بدکاری کرتے ہو جس کی طرف کسی نے تم سے پہلے توجہ نہیں کی۔

پس صحیح احادیث اور صحابہ کرام سے بہت سی روایتوں اور سندوں سے اس فعل کی حرمت مروی ہے۔

امام مالک سے اس کی حرمت ثابت ہے۔ امام ابوحنیفہ، شافعی، احمد اور ان کے تمام شاگردوں اور ساتھی، سعید بن مسیب، ابوسلمہ، عکرمہ، عطاء، سعید بن جبیر، عروہ بن زبیر، مجاہد، حسن وغیرہ سلف صالحین سب کے سب اسے حرام کہتے ہیں اور اس بارے میں سخت تشدد کرتے ہیں بلکہ بعض تو اسے کفر کہتے ہیں، جمہور علماء کرام کا بھی اس کی حرمت پر اجماع ہے، گو بعض لوگوں نے فقہاء مدینہ بلکہ امام مالک سے بھی اس کی حلت نقل کی ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ عبدالرحمن بن قاسم کا قول ہے کہ کسی دیندار شخص کو میں نے تو اس کی حرمت میں شک کرنے والا نہیں پایا، پھر آیت (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ) پڑھ کر فرمایا خود یہ لفظ حرث ہی اس کی حرمت ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے کیونکہ وہ دوسری جگہ کھیتی کی جگہ نہیں، کھیتی میں جانے کے طریقہ کا اختیار ہے نہ کہ جگہ بدلنے کا۔ گو اِمام مالک سے اس کے مباح ہونے کی روایتیں بھی منقول ہیں لیکن ان کی اسنادوں میں سخت ضعف ہے۔ واللہ اعلم۔ ٹھیک اس طرح امام شافعی سے بھی ایک روایت لوگوں نے گھڑ لی ہے حالانکہ انہوں نے اپنی چھ کتابوں میں کھلے لفظوں اسے حرام لکھا ہے۔

(ملخصاً کتب تفسیر سورت 2- البقرہ -آیت 223)

شرمگاہ کومنہ لگانا یعنی oral sex ایک غیر شرعی اور غیر اخلاقی حرکت ہے

مفتی اعظم پاکستان سابقہ چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پروفیسر مفتی منیب الرحمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب تفہیم المسائل جلد نمبر 7 صفحہ 444 تا 446 پر درج سوال جواب ملاحظہ فرمائیں۔

شوہر کا غیر شرعی اور غیر اخلاقی مطالبہ

سوال: میری شادی کو 12 سال ہو چکے ہیں میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے کچھ عرصے سے میرے شوہر مجھ سے یہ تقاضا کر رہے ہیں کہ میں ان کا sex organ اپنے منہ سے suck کروں میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ تقاضا شرعی طور پر درست ہے اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟ (ایک دینی بیٹی، کراچی)

جواب:

آپ کے شوہر کا مطالبہ غیر شرعی اور غیر اخلاقی ہے نفیس اور سلیم الطبع شخص کسی طور ان چیزوں کو گوارا نہیں کر سکتا، طبی طور پر بھی نقائص و بیماری سے خالی نہیں شرعی اعتبار سے اس عمل کے مکروہ تنزیہی ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، ہاں اگر اس عمل سے مادہ منویہ منہ یا حلق میں داخل ہو جائے تو مکروہ تحریمی ہے علماء نے بیت الخلاء میں تھوکنے کو نامناسب لکھا ہے شریعت مطہرہ میں تو طہارت رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور طہارت رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند بھی فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔(البقرہ،222)

بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں اور طہارت رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے

علامہ نظام الدین رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فی النوازل اذا ادخل الرجل ذکرہ فی فم امرأته قد قیل یکرہ و قد قیل بخلافه کذا فی الذخیرہ۔

ترجمہ: نوازل میں ہے کوئی شخص اپنی بیوی کے منہ میں آلہ تناسل داخل کرے (بعض فقہاء نے) اسے مکروہ قرار دیا ہے اور (بعض فقہاء نے) اس کے خلاف قول کیا ہے (یعنی کراہت کا قول نہیں) جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری جلد 5 صفحہ 372)

ہاں اگر شوہر جماع کی لذت کی خاطر special orgun ہاتھ سے مس کرنے کو کہتا ہے تو اس کی رخصت موجود ہے۔

علامہ نظام الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال ابو یوسف رحمه الله تعالی سألت ابا حنیفة رحمه الله تعالی عن رجل یمس فرج امرأته و هی تمس فرجه لتحرك الته هل تری بذالك بأسا. قال لا و ارجو ان یعطی الاجر کذا فی الخلاصه۔

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا کہ مرد عورت کی فرج کو چھوتا ہے اور عورت مرد کے آلہ تناسل کو، تاکہ ایستادہ (کھڑا یعنی Erect) ہو جائے کیا آپ کے نزدیک اس میں (شرعاً) حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں (کوئی حرج نہیں) اور میں امید کرتا ہوں کہ اس پر اسے اجر ملے گا جیسا کہ خلاصۃ الفتاوٰی میں ہے۔

امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں:

زوجین کا وقتِ جماع ایک دُوسرے کی شرمگاہ کو مس کرنا بلاشبہ جائز بلکہ بہ نیتِ حسنہ مستحق و موجب اجر ہے کما روی عن نفس سیّدنا الامام الاعظم رضی تعالیٰ عنہ (جیسا کہ خود ہمارے سردار امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔) مگر اُس وقت رؤیتِ فرج سے حدیث میں ممانعت فرمائی اور فرمایا:

فانہ یورث العمی۔ وہ نابینائی کا سبب ہوتا ہے۔

علماء نے فرمایا کہ محتمل ہے کہ اس کے اندھے ہونے کا سبب ہو یاؤہ اولاد اندھی ہو جو اس جماع سے پیدا ہو یا معاذ اللہ دل کا اندھا ہونا کہ سب سے بدتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

آپ کے شوہر کو اس طرح کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے اور آپ پر ان کے اس مطالبے کو پورا کرنا واجب نہیں ہے اگر شوہر بیوی سے کوئی غیر اخلاقی یا غیر شرعی مطالبہ کرے تو بیوی پر ایسے اُمور میں شوہر کی اطاعت لازم نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

(صحیح مسلم، وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة و تحریمها، 4781)

ترجمہ: یعنی کسی ایسے امر میں مخلوق کی اطاعت لازم نہیں ہے (خواہ اس کا مرتبہ کتنا ہی بڑا ہو) جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آتی ہو اطاعت تو فقط نیک کاموں میں لازم ہے۔

مجھ سے ایک خاتون نے روتے ہوئے کہا کہ مفتی صاحب جس منہ اور زبان سے میں تلاوت کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہوں، تسبیحات اور درود پاک پڑھتی ہوں میں کیسے برداشت کرلوں کہ اس سے آلہ تناسل کو sucking کروں یا منی اس پر ٹپکائی جائے۔

ہمارے مرد مغرب کی نقالی میں زنا، عمل قوم لوط، ہم جنس پرستی، اور غیر فطری جنسی تلذذ

(sexual enjoyment) شراب نوشی اور نشہ بازی کی سفلی و مادی عشرتوں میں کھو جائیں گے تو روحانی ارتقاء، ایمان کی حلاوت کردار کی طہارت انہیں کیسے نصیب ہوگی اور نشاۃ اسلام اور غلبہ اسلام کا خواب کیسے اپنی تعبیر پائے گا۔

حیض یعنی menses کی حالت میں ہمبستری کرنا حرام ہے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 222 ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ- قُلْ هُوَ اَذًى-فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ- وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ- فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ-اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔(البقرہ222)

اور تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ:

وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (ترجمۂ کنزالعرفان)

تفسیر صراط الجنان میں ہے:

{وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ :اور تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔}

شانِ نزول: عرب کے لوگ یہودیوں اور مجوسیوں کی طرح حیض والی عورتوں سے بہت نفرت کرتے تھے، ان کے ساتھ کھانا پینا، ایک مکان میں رہنا انہیں گوارا نہ تھا بلکہ یہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے

تھے جبکہ عیسائیوں کا طرزِ عمل اس کے بالکل برعکس تھا یعنی وہ ان دنوں میں عورتوں سے ملاپ میں بہت زیادہ مبالغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حیض کا حکم دریافت کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: 2،223/ 64، الجزء الثالث)

اور اِفراط وتفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتادیا گیا کہ حیض کی حالت میں عورتوں سے ہمبستری کرنا حرام ہے۔ اور چونکہ یہ قرآن کی واضح آیت سے ثابت ہے لہٰذا ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کرلیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے۔

(بہارشریعت، حصہ دوم، نفاس کا بیان، 1/ 382)

یونہی ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک کی جگہ سے لذت حاصل کرنا منع ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، ۱/ ۵۳۴)

بقیہ ان سے گفتگو کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا حتّٰی کہ ان کا جوٹھا کھانا بھی جائز ہے، گناہ نہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی گندگی کا مقام ہے۔

{فَاِذَا تَطَهَّرْنَ : پھر جب خوب پاک ہوجائیں۔}

خوب پاک ہونے سے مراد ایامِ حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرلینا ہے۔

حیض کے چند احکام:

(1)...... حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

(2) حیض کے دنوں میں عورت کے لیے تلاوتِ قرآن، نماز، روزہ، مسجد میں داخلہ، قرآن کو چھونا اور خانہ کعبہ کا طواف حرام ہوجاتا ہے۔

(3) ذکرودرودوغیرہ میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کے لیے وضو کرلینا مستحب ہے

(4) ایامِ حیض کے روزوں کی قضا عورت پر لازم ہے جبکہ نمازیں معاف ہیں۔

مزید تفصیل کے لیے بہارِ شریعت حصہ 2 کا مطالعہ فرمائیں۔

دوران حیض اوراس کے بعد ہمبستری کے احکام:

بہارشریعت حصہ 2 میں ہے کہ

ہمبستری یعنی جماع اس حالت (دوران حیض) میں حرام ہے۔ ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کرلیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مُستَحَب۔

اس حالت (حیض یا نفاس) میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شَہوت سے ہو یا بے شَہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حَرَج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حَرَج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔

دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غُسل نہ کر لے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا (نماز کا) وقت گزر جائے یا غُسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں

عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کر لے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ 6 دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ 5 ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جماع کے لیے ایک دن

اورانتظار کرنا واجب ہے۔

حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یو کے میں مقیم پاکستانی مسلم سنی حنفی بریلوی ڈاکٹر خرم عطاری سلمہ الباری صاحب کی تحقیق انیق من وعن پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین کو پتا چلے کہ حیض کی حالت میں ہمبستری کرنا کس قدر نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

Found few medical issues with sex during periods

(1)Intercourse with a menstruating woman could lead to an increase in the flow of menstrual blood because the veins of the uterus are congested and prone to rupture, and thus are damaged easily.

(2)It is a possible risk factor for the development of endometriosis. Endometriosis is a hormone-dependent, chronic inflammatory gynecological disorder characterized by the presence of endometrial tissue in sites other than the uterine cavity.

(3) It can affect negatively the man's sexual desire (libido(and make him temporarily impotent because of the presence and smell of menstrual material. Also, the bad physical and psychological state of women before (e.g premenstrual syndrome[PMS] or during menstruation due to a variety of factors (e.g painful cramps[dysmenorrhea [anxiety, depression, migraine headaches, low blood pressure, and reduction of temperature) most times does not favor their mood for sexual intercourse.

References:

Cutler WB, Friedmann E, McCoy NL. Coitus and menstruation in perimenopausal women. J Psychosom Obstet Gynaecol. 1996 17:149-157]. PubMed][Google Scholar]

Brown J, Farquhar C. Endometriosis: an overview of Cochrane Reviews. Cochrane Database Syst Rev. 2014

(3)CD009590].PMC free article][PubMed][Google

Scholar[

Taylor HS, Osteen KG, Bruner-Tran KL, Lockwood C J , Krikun G, Sokalska A, Duleba AJ. Novel therapies targeting endometriosis. Reprod Sci. 2011;18:814-823[PMC free article][PubMed][Google Scholar]

استحاضہ (یعنی بیماری کا خون) کے مسائل:

فقہ حنفی کی مشہور و مستند کتاب بہار شریعت حصہ 2 میں ہے کہ

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حَیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو اِستحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نِفاس کہتے ہیں۔

نفاس کے احکام بھی حیض کی طرح ہیں مگر اِستحاضہ کے مسائل بالکل جدا ہیں اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کے حوالے سے چند باتیں عرض کر دوں۔

نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے اِستحاضہ ہے۔ یوہیں پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے۔ ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حَیض ہے۔

حمل والی کو جو خون آیا اِستحاضہ ہے۔ یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زِیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ اِستحاضہ ہے۔

دو حَیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے۔ یوہیں نِفاس

وحیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ اِستحاضہ ہے۔

اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔(مستحاضہ سے ہمبستری جائز ہے)

اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وُضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

حیض و نفاس اور اِستحاضہ کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے بہار شریعت حصہ 2 کا مطالعہ فرمائیں۔

علمائے کرام کے بیان کردہ چند آداب:

جب شوہر اپنی بیوی سے ہمبستری مباشرت کا ارادہ کرے اور بالخصوص شادی کی پہلی رات جسے سہاگ رات بھی کہتے ہیں اور اس کے بعد جب بھی تو شوہر کو چاہیے کہ ان آداب وطریقہ کار کے مطابق عمل کرے ان شاءاللہ شیطان کی دست بُردیعنی مداخلت سے محفوظ رہیں گے اور نیک صالح اولاد پیدا ہوگی۔

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

انسان کو جماع کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسے غذا کی کیونکہ بیوی کی طہارت کا سبب ہے۔(احیاءالعلوم، جلد2 صفحہ:29)

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس طرح حرام صحبت پر گناہ ہے اسی طرح جائز صحبت پر نیکیاں ہیں۔(مسلم جلد 1 صفحہ:324)

نماز کے بعد شوہر اپنی دلہن کی پیشانی کے تھوڑے سے بال نرمی اور محبّت سے پکڑ کر یہ دعا پڑھے، تو نماز اور اس دعا کی برکت سے میاں بیوی کے درمیان محبت اور اُلفت قائم ہو گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَھَا وَ خَیۡرَ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ ھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ۔

اور دس 10 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے پھر بوس و کنار یعنی چومنا چاہے تو کہے بسم اللہ العظیم اللہ اکبر اللہ اکبر اور سورہ اخلاص ایک مرتبہ پوری پڑھے۔ (خزینہ رحمت صفحہ 134/ 135)

کمرے میں زیرو پاور کے بلب کا اہتمام ضرور کریں اور اگر کپڑے بالکل اُتار کر ہمبستری کرنا ہے تو ایک بڑی چادر دوران ہمبستری اپنے اوپر اوڑھ لیں تا کہ پردہ پوشی ہو سکے بالکل ننگے ہو کر ہمبستری کرنا گدھا گدھی کی طرح جفتی کرنا کہلائے گا جو کہ شریعت کے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے۔

ہمبستری کے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا سنّت ہے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّیۡطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا۔

مگر یاد رہے کی ستر کھولنے سے پہلے پڑھے اور سب سے بہتر ہے کہ جب کمرے میں داخل ہو تب ہی بسم اللہ شریف پڑھ کر دایاں قدم اندر داخل کریں اگر ہمیشہ ایسا کرتا رہے گا تو شیطان کمرے سے باہر ہی ٹھہر جائے گا ورنہ وہ بھی آپ کے ساتھ شریک ہو گا۔

(تفسیر نعیمی جلد 2، صفحہ:410)

عورت کے اندر مرد کے مقابلے 100 گناہ زیادہ شہوت ہے مگر اس پر حیاء کو مسلط کر دیا گیا ہے تو اگر مرد جلدی فارغ ہو جائے تو فوراً اپنی بیوی سے جدا نہ ہو بلکہ کچھ دیر ٹھہرے پھر الگ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 183)

جماع کے وقت کسی اور کا تصور کرنا بھی زنا ہے اور سخت گناہ ہے۔

جماع کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہاں بس اتنا خیال رہے کہ نماز فوت نہ ہونے پائے کیونکہ بیوی سے بھی نماز روزہ اعتکاف حیض نفاس اور نماز کے ایسے وقت میں صحبت کرنا کہ نماز کا وقت نکل جائے حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 1 صفحہ 584)

شوہر کا اپنی بیوی کے پستان (یعنی چھاتی) کو چومنا اور چوسنا دونوں جائز ہیں مگر اس طرح کہ دودھ حلق سے نیچے نہ اُترے، اگر دودھ منہ میں آ گیا تو بھی حرج نہیں تھوک دے مگر منہ کا دھونا ضروری نہیں کیونکہ دودھ پاک ہے لیکن اگر دودھ حلق سے نیچے اُتر گیا تو گناہ ہے توبہ کرے پھر بھی نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر شوہر اڑھائی برس سے بڑی عمر کا ہو۔

(شوہر اپنی بیوی) عورت کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کر سکتا ہے شہوت اور بلاشہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے، اسی طرح یہ دونوں قسم کی عورتیں (بیوی اور باندی) اس مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہیں، ہاں بہتر یہ ہے کہ مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کرے، کیونکہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور نظر میں بھی ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اس مسئلہ میں باندی سے مراد وہ ہے جس سے وطی جائز ہے۔ (عالمگیری، درمختار ردالمحتار)

زوجہ اور اس باندی کے ہر عضو کو چھو بھی سکتا ہے اور یہ بھی اس کے ہر عضو کو چھو سکتی ہے، یہاں تک کہ ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کو بھی چھو سکتا ہے۔ (عالمگیری)

جماع کے وقت دونوں بالکل برہنہ بھی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ مکان بہت چھوٹا دس پانچ

ہاتھ کا ہو۔(عالمگیری)

میاں بی بی جب بچھونے پر ہوں مگر جماع میں مشغول نہ ہوں، اس حالت میں ان کے محارم وہاں اجازت لے کر آ سکتے ہیں، بغیر اجازت نہیں آ سکتے۔ اسی طرح خادم یعنی غلام اور باندی بھی آ سکتی ہے۔(عالمگیری)

باندی کا ہاتھ پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا اور دروازہ بند کر لیا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ وطی کرنے کے لیے ایسا کیا ہے یہ مکروہ ہے۔ یوہیں سَوکن کے سامنے بی بی سے وطی کرنا مکروہ ہے۔(عالمگیری)

ہمبستری مباشرت سے فراغت کے بعد مرد و عورت کو الگ الگ کپڑے سے اپنا ستر صاف کرنا چاہئے کیونکہ دونوں کا ایک ہی کپڑا استعمال کرنا نفرت اور جدائی کا سبب ہے۔ (کیمیاے سعادت، صفحہ 265)

آج کل کے جدید دور میں ٹشو کا استعمال نہایت آسان و مفید ہے گھر میں ایک پیکٹ ٹشو کا ضرور رکھیں۔

ہمبستری سے احتلام انزال یعنی منی خارج ہونے کے بعد یا دوسری مرتبہ صحبت کرنا چاہتا ہے تب بھی ستر شرمگاہیں لازمی دھولیں کچھ وقفہ دے کر اور بہتر یہ ہے کہ وضو کر لیں ورنہ ہونے والے بچے کو بیماری کا خطرہ ہے۔

جماع کے بعد لڑکے کی پیدائش کا ارادہ ہے تو عورت کو فوراً دائیں پہلو کروٹ لیٹنے کا حکم دیں کہ اگر نطفہ قرار پا گیا تو ان شاء اللہ لڑکا ہی ہو گا۔

اور اگر لڑکی کی پیدائش کا ارادہ ہے تو عورت کو بائیں پہلو کروٹ کا کہیں اور عورت فوراً بائیں کروٹ لے لے اور کچھ دیر لیٹی رہے تو ان شاء اللہ لڑکی پیدا ہو گی۔

اور اگر اولاد کے حصول کا ارادہ نہیں تو مباشرت میں انزال کے فورا بعد عورت سیدھی کھڑی ہو جائے۔(مجربات یوسف، صفحہ 42)

جماع مباشرت ہمبستری کے کچھ دیر بعد مثلاً کم از کم آدھا گھنٹہ بعد غسل کر لیں اس میں صحت وتندرستی بھی ہے اور مرتے وقت حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی زیارت بھی ہو گی۔ (اچھی مائیں صفحہ 22)

جماع کے فورا بعد پانی پینا صحت کے لیے مفید نہیں لہذا کچھ وقفے کے بعد پانی پی سکتے ہیں۔(بستان العارفین، صفحہ، 138)

طبیب کہتے ہیں کہ ہفتے میں دو بار سے زیادہ صحبت کرنا ہلاکت کا باعث ہے شیر کے بارے میں آتا ہے کی وہ اپنی مادہ سے سال میں ایک مرتبہ ہی جماع کرتا ہے اور اس کے بعد اس پر اتنی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے اگلے 48 گھنٹے تک وہ چلنے پھرنے کے قابل بھی نہیں رہتا اور 48 گھنٹے کے بعد جب وہ اٹھتا ہے تب بھی لڑکھڑاتا ہے۔(مجربات یوسف، صفحہ، 41)

عورت سے حیض کی حالت میں صحبت کرنا جائز نہیں اگر چہ شادی کی پہلی رات ہی کیوں نہ ہو اور اگر اس کو جائز جانے جب تو کافر ہو جائے گا۔ یوں ہی اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنا بھی سخت حرام ہے۔(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ، 78)

مباشرت کے بعد حالت جنابت میں یعنی ناپاکی کی حالت میں اور حیض کی حالت میں عورت منحوس اچھوت بھی نہیں ہو جاتی جیسا کی بہت جگہ رواج ہے کہ کھانا بھی نہیں بنانے دیتے برتنوں کو ہاتھ بھی لگانے نہیں دیتے یہ جہالت ہے بلکہ اس کے ساتھ سونے میں بھی حرج نہیں ہاں عورت کو حالت حیض میں اگر شہوت کا خطرہ ہو تو الگ سوئے۔

(فتاوی مصطفویہ، جلد 3، صفحہ، 13)

قیامت کے دن سب سے بدتر مرد و عورت وہ ہوں گے جو اپنی راز (پردے) کی

باتیں اپنے دوستوں کو سناتے ہیں۔ (مسلم، جلد 1 صفحہ، 464)

عورت سے جدا رہنے کی مدت 4 مہینے ہے اس سے زیادہ دُور رہنا منع ہے۔

(تاریخ خلفاء، صفحہ، 97)

جو بچہ سمجھدار ہو اس کے سامنے صحبت کرنا مکروہ ہے۔ (الملفوظ، حصہ، صفحہ، 14)

بیوی سے ہمبستری کرنے کی نیتیں:

فتاوٰی رضویہ جلد 23 صفحہ 385-386

جو وقت تمام شرعی ممانعتوں سے خالی ہو اس میں تین نیتوں سے:

1: طلب ولد صالح کہ توحید و رسالت کی گواہی دے تکثیر اُمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کرے،

2: عورت کا ادائے حق اور اسے پریشان خاطری و پریشان نظری سے بچانا،

3: یادالٰہی و اعمال صالحہ کے لیے اپنے قلب کا اس تشویش سے فارغ کرنا یوں کہ نہ اپنی برہنگی ہو نہ عورت کی کہ حدیث میں فرمایا:

وَلَا یَتَجَرَّدَانِ تَجَرُّدَ الْعِیْرِ۔

دونوں (میاں بیوی) گدھوں کی طرح ننگے نہ ہوں (ہمبستری کے وقت)۔

اور اس وقت نہ رو بقبلہ ہو نہ پشت بقبلہ، عورت چت ہو اور یہ اکڑوں بیٹھے اور بوس و کنار و مساعی و ملاعبت سے شروع کرے جب اسے بھی متوجہ پائے،

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے ابتداء جو بیحد رحم کرنے والا مہربان ہے۔اے اللہ ہمیں شیطان کے وار سے بچا اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا اس میں شیطان کو ہم سے دور رکھ۔

کہہ کر آغاز کرے اور اس وقت کلام اور فرج پر نظر نہ کرے۔ بعد فراغ فوراً جدا نہ ہو یہاں تک کہ عورت کی بھی حاجت پوری ہو، حدیث میں اس کا بھی حکم ہے۔

اللہ عزوجل کی بے شمار درودیں ان پر جنھوں نے ہم کو ہر باب میں تعلیم دی اور ہماری کشتی حاجت دینی و دنیوی کو مہمل نہ چھوڑا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارك علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

ہمبستری کا طریقہ:

سہاگ رات میں سلام وکلام نیز تحائف کے لین دین کے بعد جب ہمبستری کا ارادہ ہو تو سب سے پہلے شادی کے جوڑے (Wedding Dresses) تبدیل کر لیں کہ شادی کے جوڑے پہنے رکھنا باعث دشواری ہوگا۔ پیٹرولیم جیلی یا کوئی سا بھی تیل رکھ لیں پیٹرولیم جیلی زیادہ بہتر ہے۔ پہلے تقریباً دس پندرہ منٹ تک تو آپ ملاعبت (یعنی بوس وکنار) کرتے رہیں اور پستان (چھاتی یا breast) دباتے رہیں کہ اس سے اس کا دل خوش ہوگا۔

جب اجنبیت ختم ہو جائے تو عورت کو ایسی جگہ لٹائیں کہ قبلہ شریف آپ کے دائیں یا بائیں ہو۔اب پہلے ریگزین یا پلاسٹک اور اس پر کپڑا بچھا دیں۔ یہ چیزیں زوجہ کے کولہوں کے نیچے ہوں عورت چت لیٹی ہو اور اس کے گھٹنے کھڑے رہیں۔

اب آپ دونوں اپنے کپڑے اُتار لیں اور زوجہ کو چت (سیدھا) لٹائیں یعنی اس طرح کہ اس کا چہرہ آپ کی طرف ہو منہ کے بل یا کروٹ کے بل لٹانے سے جماع

(مباشرت یا sex) نہیں ہو سکے گا۔

پہلے شرمگاہ کے بارے میں سمجھ لیں عورت کا پچھلا مقام (دبر یا پیٹھ) تو مرد کی طرح فضلہ کے نکلنے کے لیے ہوتا ہے اور پچھلے مقام میں آلہ (مرد کی شرم گاہ یا عضو تناسل) داخل کرنا حرام ہے عورت کے اگلے مقام (شرمگاہ یا فرج) میں بھی دو سوراخ ہوتے ہیں ایک چھوٹا سوراخ پیشاب کے لیے ہوتا ہے اور عین اس کے نیچے دوسرا حیض (ماہواری میں خون آنے کی جگہ) کا مقام ہوتا ہے اور اسی مقام میں آپ کو دخول کرنا ہے (عضو تناسل کو داخل) عورت کا آگے والا مقام دیکھنا بالکل جائز ہے۔

جب آپ اگلے مقام کو دیکھیں گے تو بظاہر سوراخ ایک نظر آئے گا لیکن وہ دو سوراخ ہیں اوپر والے چھوٹے سے سوراخ میں نہیں بلکہ نیچے والے معمولی سے بڑے سوراخ میں جماع کرنا ہے بعض اوقات عورت کی شرمگاہ کے آگے کے لب ملے ہوئے ہوتے ہیں (یاد رہے بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا) اگر ملے ہوں تو مناسب مقدار میں انہیں کھول لیا جائے اس طرح آپ کو عورت کی شرمگاہ میں حیض کے مقام والی جگہ بآسانی نظر آ جائے گی عورت کے آگے والے مقام میں مرد کے آلے کی مقدار میں خالی جگہ ہوتی ہے جس سے آسانی سے آلہ داخل ہوتا ہے۔

اب آپ عورت کو چت لٹانے کے بعد اس کے گھٹنوں کو کھڑا رکھیں اور اپنے گھٹنوں کو ٹیک دیں اور پنجوں کے بل عورت کے اگلے مقام کے سامنے بیٹھ جائیں اس طرح کہ آپ کا آلہ اور اس کی شرمگاہ آمنے سامنے آ جائے بسا اوقات پہلی مرتبہ جماع کرنے کی وجہ سے آلہ میں سختی ختم ہو جاتی ہے اور آلہ بیٹھ جاتا ہے ایسے وقت ہرگز نہ گھبرائیں بلکہ عورت کو گدگدی کرتے رہیں خود ہی تھوڑی دیر میں سختی آ جائے گی یا اپنی زوجہ سے کہیں کہ وہ اپنا الٹا ہاتھ آپ

کے آلہ کو لگائے اگر چہ وہ پہلی دفعہ ہاتھ لگانے میں ہچکچائے گی مگر پیار محبت کے ساتھ اس سے بات منوالی جائے اس طرح فوراً تناؤ آجائے گا اب جب آلہ میں سختی محسوس ہو تو آپ آلے پر اچھی طرح پیٹرولیم جیلی لگالیں اور کچھ جیلی زوجہ کے شرمگاہ پر بھی لگالیں۔

اب پنجوں کے بل بیٹھ کر گھٹنے ٹیک دیں زوجہ کی دائیں ٹانگ آپ کی بائیں ران پر اور ان کی بائیں ٹانگ آپ کی دائیں ران پر یا زوجہ اپنے گھٹنوں کو اٹھا کر اپنی طرف کھینچ لے اور دونوں ٹانگوں کو اٹھا کر دائیں بائیں پھیلا دے یا آپ اس کی ٹانگوں کو اٹھا کر اپنے کندھوں کے نزدیک کرلیں اور اب آپ مزید کچھ آگے بڑھ کر قریب ہو جائیں اپنی دونوں رانوں کو آپ بھی دائیں بائیں آگے بڑھتے ہوئے پھیلا دیں اب آپ دیکھیں گے کہ آپ کا آلہ اور عورت کی شرمگاہ آپس میں مل گئے ہیں لیکن یاد رہے ایسا جب ہی ہوگا کہ آپ پنجوں کے بل بیٹھے ہوں گے اور زوجہ کی ٹانگیں آپ کی رانوں کے دائیں بائیں رکھی ہوں یا اوپر اٹھی ہوں اب آپ آلے کو سرسے اپنے الٹے ہاتھ سے پکڑ کر عورت کے اگلے مقام میں حیض کے مقام پر رکھ کر ذرا سی سختی سے دبائیں گے تو آلہ آہستہ سے تھوڑا سا اندر چلا جائے گا۔ اب ایک دوسرے کی شرمگاہ پر نظر نہ کریں کیونکہ حدیث پاک میں دوران ہمبستری شرمگاہ پہ نظر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور باتیں بھی نہ کریں۔

اب ایک دم زور سے سارا اندر ڈالنے کی کوشش نہ کیجئے بلکہ آلہ اندر ڈالے رکھیں اور آپ عورت کے پستانوں پر اپنا سینہ رکھ دیں اور بوسے لیتے رہیں گدگدی کرتے رہیں اور جلدی جلدی اندر باہر نہ کریں۔ اب آپ دیکھیں گے کہ آلہ میں پہلے سے زیادہ سختی ہوگئی ہے لہذا شروع میں آلہ داخل کرتے وقت اگر خاص سختی نہ بھی ہو تو گھبرانا نہیں چاہیے پندرہ بیس منٹ بعد جب دیکھیں گے سختی ختم ہونے والی ہے تو اندر باہر کرنا شروع کر دیں اس طرح

مزید لذت کے ساتھ منی خارج ہوگی پہلی دفعہ جماع کرنے کی وجہ سے بعض عورتوں کے اگلے مقام سے خون نکلتا ہے اور خون اور منی عورت کے کولہوں سے نیچے بہہ جاتی ہے لیکن چونکہ آپ نے کپڑا پہلے سے نیچے رکھا ہوگا تو وہ خون اور منی نیچے رکھے ہوئے کپڑے پر گرے گی اس سے بستر کی چادر خراب ہونے سے بچ جائے گی۔

کسی کپڑے یا ٹشو پیپر سے میاں بیوی اپنی شرمگاہوں کو صاف کرلیں اب فوراً غسل کرنا ضروری نہیں ہے اگر نماز میں وقت کافی ہے تو چاہیں تو تھوڑی دیر سو جائیں یا باتیں کرتے رہیں یا کچھ ہلکا پھلکا کھا پی لیں وقت مناسب پر دونوں غسل کر کے نماز پڑھیں۔

اللہ عزوجل ہر مسلمان کو دنیا و آخرت کی خوشیاں نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خاندانی منصوبہ بندی

مرد کی نس بندی کے ذریعے یا عورت کی بچہ دانی نکلوا کر دائمی طور پر قوت تولید ختم کرا دینا شرعاً جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ اسی طرح عورتوں کا اپنی شرمگاہ میں کوئل یا رنگ رکھوانا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح عورت کو کسی کے سامنے بے پردہ ہونا پڑتا ہے۔ ہاں بیوی کی صحت نیز بچوں کی مناسب تربیت و پرورش کے پیش نظر عارضی تدابیر اختیار کر کے مثلاً مرد کنڈوم استعمال کر کے یا عورت گولی کھا کر بچوں کے درمیان مناسب وقفہ کر سکتے ہیں، شرعاً اس کی گنجائش ہے۔

پہلے دور میں بھی لوگ عزل کیا کرتے تھے جس کا مقصد یہی ہوتا تھا کہ ہمبستری کے وقت جب انزال کا وقت آئے تو مادہ منویہ کو رحم میں نہ جانے دیا جائے اور باہر گرا دے تا کہ

حمل نہ ہو۔فی زمانہ کنڈوم بھی عزل کی طرح ہی ہے جس کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

عزل سے متعلق احادیث اور اُن کی شرح:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کی:

یا رسول الله كنا نعزل فزعمت اليهود انه المؤودة الصغرى فقال:

كذبت اليهود ان الله إذا أراد ان يخلقه لم يمنعه۔

یارسول اللہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) عزل کرتے تھے۔یہود کا خیال ہے کہ یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے، اس پر فرمایا، یہودیوں نے جھوٹ بولا، بیشک اللہ جب کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرلے تو کوئی اس کو منع نہیں کرسکتا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

قرآن اُتر رہا تھا اور ہم عزل کیا کرتے تھے۔(ایضاً)

مطلب یہ کہ قرآن نے ہمیں منع نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اس پر تبصرہ فرماتے ہیں:

قد رخص قوم من اه العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم وغیرهم فی العزل و قال مالك ابن انس تستامر الحره فی العزل ولا تستامر الامه۔

صحابہ کرام اور دیگر بعض اہل علم نے عزل کی اجازت دی۔امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے فرمایا:عزل کے معاملہ میں آزاد عورت سے اجازت لی جائے اور لونڈی سے اجازت

کی ضرورت نہیں۔(جامع ترمذی، 135:1)

نوٹ: عزل کا مطلب ہے ہم بستری کرتے وقت انزال کا وقت آئے تو مادہ منویہ شرمگاہ میں نہ ٹپکایا جائے۔

ہدایہ اور اس کی شرح فتح القدیر میں ہے:

الصحیح الجواز ففی الصحیحین عن جابر کنا نعزل والقرآن ینزل و فی المسلم عنه کنا نعزل علی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فبلغ ذالك النبی صلی الله علیه وآله وسلم فلم ینهنا۔

صحیح یہ ہے کہ عزل جائز ہے۔صحیح بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''ہم عزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا ہوتا،، انہی سے مسلم میں ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے، پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی اور آپ نے ہم کو منع نہ فرمایا''۔ (فتح القدیر، 273:3 طبع سکھر)

فقہائے کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں:

للسید العزل عن امته بلا خلاف و کذا الزوج الحرة باذنها۔

(درالمختار شامی 175:3 طبع کراچی)

اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ آقا لونڈی سے عزل کر سکتا ہے۔یونہی آزاد بیوی سے بھی عزل کر سکتا ہے مگر اس کی اجازت سے۔

عزل کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم بستری کے وقت جب انزال کا وقت آئے تو مادہ منویہ کو رحم میں نہ جانے دے اور باہر گرا دے تاکہ حمل نہ ہو۔اگر ضبط ولادت ناجائز ہوتا تو

شارع علیہ السلام کبھی اس کی اجازت نہ دیتے۔ جب سرکار نے اجازت دے دی تو اس کے جواز میں شک نہ رہا۔

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں:

فی السنن عن ابی سعید الخدری ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی جاریہ و انا اعزل عنہا و انا اکرہ ان تحمل و انا ارید ما یرید الرجال و ان الیہود تحدث ان العزل ھو المؤودة الصغری قال کذبت یھود ولو اراد اللہ ان یخلقہ ما استطعت ان تصرفہ۔

سنن میں ابو سعید خدری ﷜ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری لونڈی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں، خواہش بھی ویسی ہی ہے جیسی دوسروں کی ہوتی ہے۔ یہودی کہتے ہیں عزل چھوٹا زندہ درگور ہے۔ فرمایا یہودی جھوٹ بولتے ہیں، اور اگر اللہ اس کو پیدا کرنا چاہے تو تو اسے پھیر نہیں سکتا (فتح القدیر 273:3)

ایک اشکال اور اُس کا جواب:

حضرت جرامہ بنت وہب رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں "میں کچھ لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ فرما رہے تھے: میں نے غیلہ حاملہ کا بچے کو دودھ پلانے (حاملہ یا دودھ پلانے والی سے قربت کرنا) سے منع کرنے کا ارادہ کرلیا تھا، پھر میں نے رومیوں اور فارسیوں کو غیلہ کرتے دیکھا اور اس سے ان کے بچوں کو ذرا بھر تکلیف نہیں ہوتی۔ پھر صحابہ کرام ﷡ نے آپ سے عزل (جماع کے وقت منی باہر گرانا) کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ذالك الواد الخفی و اذا المؤودہ سئلت۔ (مسلم 1:466)

وہ پوشیدہ زندہ درگور کرنا ہے اور یہی مصداق ہے اس آیت کریمہ کا کہ جب زندہ گاڑھی ہوئی بچی سے پوچھا جائے گا (کہ اسے کسی گناہ کے عوض قتل کیا گیا؟)

امام نووی فرماتے ہیں:

قال اصحابنا لا یحرم۔ ہمارے اصحاب (شوافع) نے کہا (عزل) حرام نہیں۔

اصحھا لا یحرم۔ صحیح تر یہی ہے کہ عزل حرام نہیں۔

پھر عزل کے متعلق دونوں قسم کی روایات میں تطبیق دیتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما ورد فی النھی محمول علی کراھہ تنزیہ و ما ورد فی الاذن فی ذلك محمول علی انہ لیس بحرام۔

ممانعت کی روایات مکروہ تنزیہی پر محمول ہیں اور اجازت کی روایات کا مطلب یہ ہے کہ عزل حرام نہیں۔ (نووی شرح مسلم 1:464)

ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم عزل کرتے تھے یہودیوں کا خیال ہے کہ یہ "چھوٹا زندہ درگور" کرنا ہے فرمایا

کذبت الیھود ان اللہ اذا ارادان یخلقہ لم یمنعہ۔ (ترمذی 1:135)

یہودیوں نے جھوٹ بولا، جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے کوئی اسے روک نہیں سکتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ "عزل کو زندہ درگور" کہنا یہودیوں کا وطیرہ تھا۔ اور ماقبل حدیث میں انہی کا قول نقل فرمایا گیا ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی ج20 ص195)

فقہائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ:

یعزل عن الحرۃ باذنہا۔

آزاد بیوی سے اس کی اجازت کے ساتھ عزل کر سکتا ہے۔

(الدر المختار مع رد المختار 3:175)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مذی، منی، ودی اور پیشاب کے احکام

جب مرد یا عورت پر شہوت طاری ہوتی ہے تو اس وقت اگلی شرمگاہ سے تھوڑے تھوڑے پتلے سفید قطرے نکلتے ہیں اس پانی کو مذی کہتے ہیں، یہ چاہے جتنے بھی نکلیں ان کی وجہ سے صرف وضو ٹوٹتا ہے غسل فرض نہیں ہوتا۔

جتنے جسم یا کپڑوں پر مذی کے قطرے لگیں صرف اتنا حصہ ناپاک ہوتا ہے اور اتنے حصے کو پاک کرنا کافی ہے پورا جسم یا کپڑے دھونا ضروری نہیں ہے مذی کی علامت یہ بھی ہے کہ اس کے نکلنے سے شہوت ختم نہیں ہوتی ہے۔

ایک اور گاڑھا سفید پانی اگلی شرمگاہ سے نکلتا ہے جسے منی کہتے ہیں۔ مذی کے تو صرف قطرے نکلتے ہیں جب کہ منی یکبارگی جھٹکے کے ساتھ زیادہ نکلتی ہے اور اس کے نکلنے کے بعد شہوت ختم ہو جاتی ہے منی کے نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ غسل بھی فرض ہوتا ہے اور کپڑوں پر لگے تو وہ بھی ناپاک ہوتے ہیں مگر صرف اتنا حصہ ناپاک ہوتا ہے جتنے پر نجاست لگے صرف اتنے حصے کو پاک کرنا کافی ہے سارا کپڑا دھونا ضروری نہیں ہے۔

اِحتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے مَنی یا مَذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غُسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو۔

اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مَنی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحتِلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غُسل واجب نہیں۔

اور اگر مَنی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحتِلام ہونا یاد نہیں تو غُسل نہیں ورنہ ہے۔

اگر اِحتِلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غُسل واجب نہیں۔

عورت یا مرد جب پیشاب یا پاخانہ کرتے ہیں اس سے صرف وضو ٹوٹتا ہے غسل فرض نہیں ہوتا۔

بعض اوقات پیشاب کرنے کے بعد اگلی شرمگاہ سے سفید لیس دار مادہ نکلتا ہے اسے ودی کہتے ہیں یہ اگر وضو کے بعد نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے بھی مرد یا عورت پر غسل فرض نہیں ہوتا۔

یاد رہے بغیر شہوت کے عورت کی اگلی شرمگاہ سے جو خالص رطوبت خون کی آمیزش کے بغیر نکلتی ہے اس سے وُضو نہیں ٹوٹتا، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔

یہ رطوبت بعض اوقات زیادہ نکلتی ہے پھر بھی اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اور وضو نہیں ٹوٹتا یہ عورت کی شرمگاہ کو تر رکھنے کے لیے ہوتی ہے جس طرح آنکھ میں ہر وقت پانی ہوتا ہے اگر یہ پانی خشک ہو جائے تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

مزید معلومات کے لئے بہارِ شریعت حصہ 2 کا مطالعہ کریں۔

غُسل فرض ہونے کے 5 اسباب:

(1) منی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضْو سے نکلنا،

(2) اِحتِلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا،

(3) شَرمگاہ میں حَشفہ (سُپاری) داخِل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، اِنزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض ہے۔

(4) حَیض سے فارِغ ہونا،

(5) نِفاس (یعنی بچّہ جَننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارِغ ہونا۔

(بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 321 تا 322)

غُسل کا سنت طریقہ:

بغیر زَبان ہِلائے دل میں اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصِل کرنے کے لیے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جِسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نماز کا ساوُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چَوکی وغیرہ پر غسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپَڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اِس دَوران صابُن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔

نہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہایئے۔ ایسی جگہ نہانا چاہئے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہوتو مَرد اپنا سِتر (ناف سے لے کر دونوں گُھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہوتو حَسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گُھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی۔ عورت کو تو اور بھی زِیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غُسل کسی قِسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھیئے، نہانے کے بعد تَولیے وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہوتو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مُستَحَب ہے۔

(عالمگیری جلد 1 صفحہ 14، ماخوذ از بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 319 وغیرہ)

غُسل کے تین فرائض:

1: کُلّی کرنا

2: ناک میں پانی چڑھانا

3: تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 13)

غسل کا عام طریقہ:

اگر آپ سنت کے مطابق غسل نہیں کرتے مگر منہ اور ناک اچھی طرح دھو کر سر سے لے کر پاؤں تک سارا بدن ایک بار اس طرح دھو لیتے ہیں کہ بال برابر بھی جگہ سوکھی نہیں رہ

جاتی تو اس سے بھی غسل کا فرض ادا ہو جاتا ہے اگر اس دوران وضو ٹوٹنے والا کوئی عمل نہیں پایا گیا تو وضو بھی ہو جاتا ہے لہٰذا وہ لوگ پریشان نہ ہوں جن کو غسل کا مسنون طریقہ کار معلوم نہیں تھا آج سے نیت کر لیں ان شاء اللہ تعالیٰ ہر کام سنت کے مطابق کرنے کی پوری کوشش کروں گا، ان شاء اللہ عزوجل

خیر خواہ اہلسنت کا اہم پیغام سنی بریلوی مسلمانوں کے نام

نکاح کو آسان بنائیں زنا سے بچیں اور بچائیں۔

آجکل بچوں اور بچیوں کی شادیوں میں بہت زیادہ تاخیر کی جارہی ہے والدین اس کی کئی وجوہات بیان کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلے بچوں کی تعلیم مکمل ہو جائے پھر شادی کریں گے بعض کہتے ہیں کہ پہلے بیٹی کے لیے جہیز یا بیٹے کے لئے گھر تیار کر لیں پھر شادی کریں گے۔

شادی میں تاخیر کی وجہ سے ایک کلچر یہ چل نکلا ہے کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں فرینڈ شپ یعنی دوستی کے راستے پر چل پڑتے ہیں جس کے ذریعے سے اپنی شہوت کی تسکین کرتے ہیں اور شادی ہونے تک گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں۔

اس میں دوسری رائے نہیں ہے کہ یہ کلچر برائی اور بے حیائی کا ہے جسے مذہبی طبقے کے ساتھ ساتھ دنیادار بھی غلط ہی کہتے ہیں مگر پھر بھی یہ کلچر عام ہو رہا ہے۔

مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیش نظر ایک تجویز تمام ہی والدین کو دینا چاہتا ہوں اگر وہ مان لیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ عزوجل ہمارا معاشرہ بڑی حد تک گناہوں سے بچ جائے گا۔

جب آپ کا بیٹا یا بیٹی شادی کے قابل ہو جائے تو فوراً اس کی رضامندی سے جہاں

آپ مطمئن ہوں اس کا نکاح کر دیں (یاد رہے نکاح رجسٹر کرنا شرعاً ضروری نہیں ہے) چاہے ابھی رخصتی نہ کروائیں مگر ان میاں بیوی کو ایک دوسرے سے ملنے دیں کیونکہ شرعاً ان کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے اب اپنے بیٹے یا بیٹی کو جتنے سال چاہیں پڑھاتے رہیں یا جہیز وغیرہ کی تیاری میں جتنا چاہیں وقت صرف کر لیں آپ پر شرعاً کوئی پکڑ نہیں ہوگی اور آپ کا بیٹا یا بیٹی گناہوں سے بچ کر مکمل اسلامی زندگی گزار سکیں گے جب آپ تیار ہوں تو پھر بیٹی کی رخصتی کر دیں یا بہو کو گھر لے آئیں۔

یہ صرف ان والدین کے لیے ہے جو پڑھائی یا جہیز وغیرہ کی وجہ سے تاخیر کرتے ہیں بہتر بلکہ بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ جب بیٹا یا بیٹی شادی کے قابل ہو جائے تو فوراً بلا تاخیر ان کی شریعت کے مطابق شادی کر دیں پڑھائی بعد میں بھی جاری رہ سکتی ہے اور جہیز بعد میں بھی دیا یا لیا جا سکتا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جہیز لینے اور دینے کا رواج ہی ختم کر دیا جائے کیونکہ شریعت نے بیوی کی تمام ضروریات کو پورا کرنا شوہر پر لازم کیا ہے۔

آخر میں یہی عرض کروں گا کہ شادی کو سادی بنائیں نکاح کو آسان کریں پوری برادری کی فوج لے کر لڑکی والوں کے گھر حملہ کر کے لاکھوں روپے کا کھانا کھانے کی بجائے صرف چند فیملی ممبرز دولہا کے ساتھ جائیں اور بغیر جہیز کے بہو کو بیاہ کر اپنے گھر لے آئیں۔

انداز بیاں گرچہ شوخ نہیں ہے میرا
شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

پیشکش

تحریک ویلکم ٹو اسلام

خیرخواہ اہلسنت

مولانا شاہد بریلوی۔یو کے

دارالافتاء بریلویہ

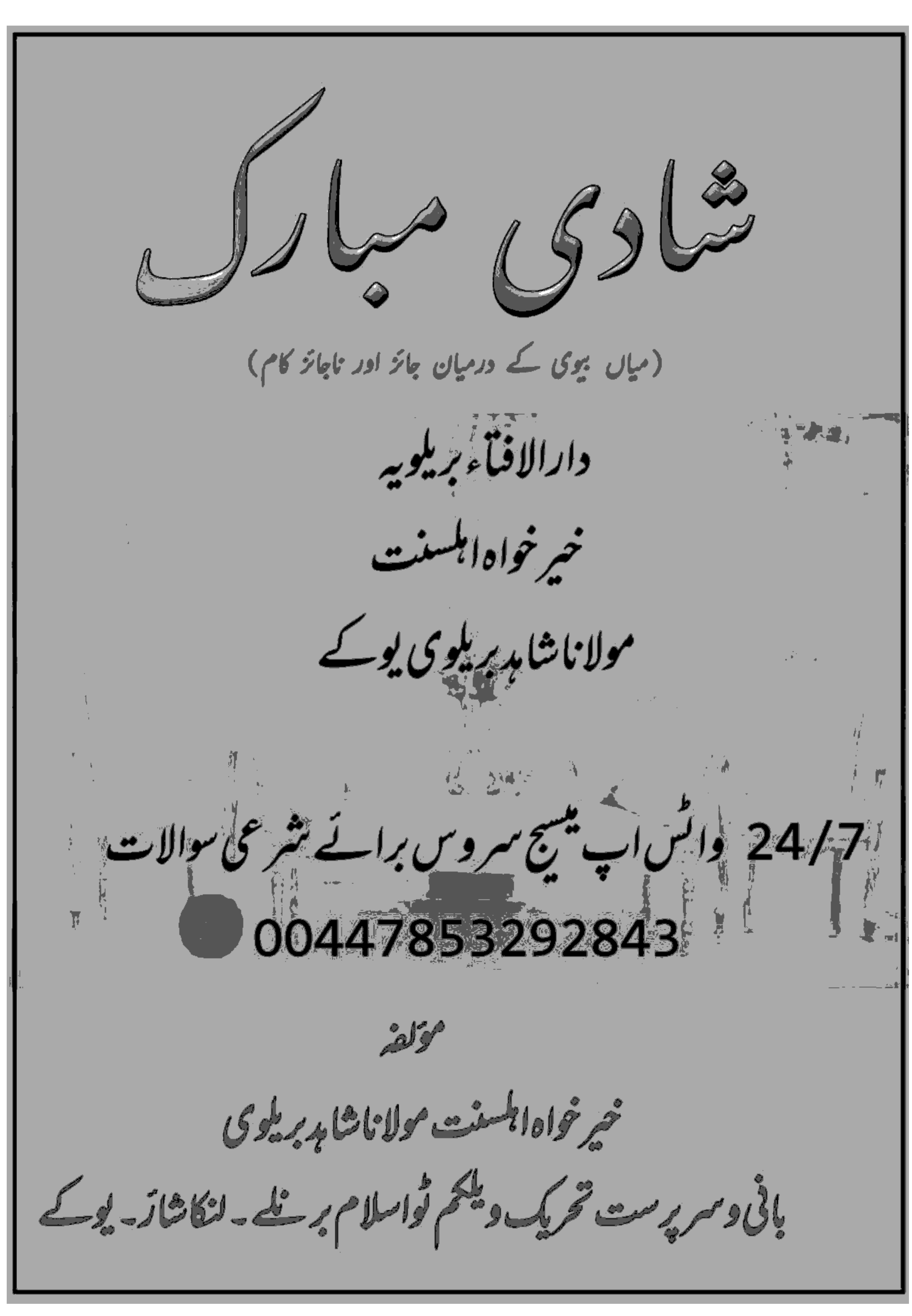
24/7 واٹس اپ میسج سروس

00447853292843

یہ چند باتیں شادی شدہ مرد وعورت دونوں کے لیے یکساں مفید ہیں ہماری اکثریت ان مسائل سے ناواقف ہے اس لیے اس تحریر کو زیادہ سے زیادہ شیئر فرمائیں۔

اللہ پاک ہمیں علم دین سیکھنے عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارك وسلم


شادی مبارک
(میاں بیوی کے درمیان جائز اور ناجائز کام)
دارالافتاء بریلویہ
خیر خواہ اہلسنت
مولانا شاہد بریلوی یوکے
24/7 واٹس اپ میسج سروس برائے شرعی سوالات
00447853292843
مؤلفہ
خیر خواہ اہلسنت مولانا شاہد بریلوی
بانی وسرپرست تحریک ویلکم ٹو اسلام برنلے۔ لنکاشائر۔ یوکے